جیسا کہ حضرت شیخ علائی کی تصدیق اور مصیبت اور کرامت اور شہادت
کا ذکر خود تمہارے تاریخ کے کتابوں مثل تاریخ فرشتہ و تاریخ مرآۃ عالم
و تاریخ خان جہانی وغیرہ میں سلیم شاہ کے احوال میں موجود ہے اور پھر
حضرت عبد الملک سجاوندی اور حضرت قاضی منتجب اور حضرت شیخ مصطفی
جو بادشاہ جلال الدین اکبر کے روبرو تمہارہ مجلسوں میں بادشاہی ملاؤن کو
بحثوں میں عاجز و ملزم کئے ہیں اور قسم قسم کے مصیبتان انکے ہاتھون سے
پائے ہیں سو ذکران کے مجلسوں کی رسالوں میں مفصل مذکور ہے اور
انکے علم و فضیلتیں انکی کتابوں اور رسالوں سے مثل سراج الابصار
و مخزن الدلایل و رسالہ ناسخ و منسوخ وغیرہ سے جو بعد تصدیق کے
ثبوت مہدویت میں تصنیف و تالیف کئے ہیں ظاہر ہے اب انصاف چاہیے

جواب دوسرا تمہارے شاہ عبد العزیز دہلوی تحفہ اثنا
عشریہ میں امامت کے بحث میں شیعاؤن کے مہدی خوف سے
چھپ جانے کے رد میں لکھے ہیں کہ سید محمد جونپوری انکارا
دعوی مہدویت کا کئے انکا کوی مزاحم نہوا - اگر یہہ بات تمہاری
سچ ہوتی تو شاہ عبد العزیز شیعاؤن کی بات حضرت کے دعوے سے

بمدنکر سکتے

جواب تیسرا

تمھارے شیخ علی متقی جو حضرت کے زمانیکے قریب ہوئے ہین
اور حضرت کی مہدویت کے رد مین اول کتابان تصنیف کئے ہین رسالہ
بُرہان مین لکھے ہین کہ اگر کوئی کہے کہ حضرت سید محمد بڑی شان کے
بزرگ ہین پھر ایسے جھوٹے دعوے پر کیونکر مصر و ثابت تھے
تو کہینگے ہم توبہ کرتا ہون سے اور باز آنا خطا سے دلکی بات ہے
اُمید ہی توبہ اور باز آنے کی اخیر دم تک ۔ دلکی بات دوسرونپر
نہین کھل سکتی ہے پھر ہم کو کیسا معلوم ہوا کہ حضرت اس
دعوے پر اخیر دم تک مصر و ثابت تھے پھر سنا بھی گیا ہے بعض
صلحا سے کہ حضرت اخیر وقت اس دعوے سے باز آئے
اب تقریر کو ذرہ غور سے ملاحظہ کیجئے اگر حضرت کی یہہ باز آنیکی
بات سچ ظاہر یقین ہوتی تو علی متقی ایسا کاہی کو لکھتے اور پھر اس اخیر
تقریر سے صاف معلوم ہوا کہ یہہ خبر مجہول ہے مجہول خبر شرع شریف
مین قابل یقین کے نہین ہے انصاف کیا جائے ۔ جواب چوتھا
ہر ایک شخص کے احوال کی خبر اسکے یگانے پاس والون نے

معتبر ہی نہ بیگانے دور والون سے ہمارے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم کے احوال کی خبر مومنون سے معتبر ہی نہ منکرون سے
اگر خلاف پر مومنون کے کچھ خبر جناب کے احوال کی منکر کہین تو سراسر
جھوٹھ ہی ایسا ہی یہان

جواب پانچوان

شرع شریف کے معتبر کتابون مین مثل شرح عقاید
نسفی و نور الانوار وغیرہ کے مذکور ہی کہ خبر متواتر یعنی ایک معتبر
جماعت کسی چیز کو اپنے انکھون سے دیکھی ہوئی یا کچھ بات اپنے
کانون سے سنی ہوئی پے در پے خبر دیتی چلی آوے کہ وہ
چیز ایسی ہی یا وہ بات ایسی ہی — یہہ خبر متواتر یقینی ہی
ایسی خبر کو سچ جاننا فرض ہی پھر اس خبر کا اعتبار نکرنا صرف
جہالت اور محض ضلالت ہی۔ اب غور کیجیے کہ ایک معتبر جماعت
حضرت مہدی علیہ السلام کی صحبت مین وفات تک حاضر تھی
سو ایسی جماعت سے پھر دوسری جماعت اُس جماعت کے مصاحب اسطرح
جماعت سے جماعت پے در پے خبر دیتی چلی آتی ہی کہ حضرت
وفات پانے تک ہوشیاری اور اختیاری کی حالت مین اپنی ذات

کی مہدویت کے دعوے پر اور اسی دعوے کی تصدیق فرض انکار کو کے دعوے پر مصر و ثابت تھے جیسا کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نبوت کے دعوے پر مصر و ثابت تھے۔ پھر ایسی خبر کا اعتبار نہ کر کر ویسی مجہول خبر کا اعتبار کرنا صاف خلاف ہی شرع شریف کا نعوذ باللہ من شرور انفسنا وسیات اعمالنا واللہ یھدی الی الصدق والصواب والیہ المرجع والمآب

پناہ چہتا ہون سات اللہ کے شرارتون سے نفسون ہمارے کے اور بدیون سے عملان ہمارے اور اللہ راہ بتاتا ہی طرف صدق اور صواب کے اور طرف اسیکے ہی رجوع اور پھرنا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال تمہارے مہدی علیہ السلام کی مہدویت پر کیا دلیل ہے

جواب وعدے سے رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم کے آنا حضرت مہدی علیہ السلام کا بالاتفاق منتظر تھا پس سن نوسو پانچ ہجری پر حضرت آکر دعوی مہدویت کا علانیہ کئے اور خلق کو طرف ترک حب دنیا اور طلب لقاے مولی کے دعوت کئے پھر تا وفات اُسی دعوے پر مُصر و ثابت رہے اور کچھہ دلیل معتبر حضرت کے اس دعوے کے رد وانکار پر نہین ہے پھر ہم موافق وعدہ رسول اللہ صلے اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے حضرت کی تصدیق کرتے

سوال دوسرا

مہدی علیہ السلام کے نشانیون مین بہت سے حدیثین آئے ہین یہہ نشانیان تمہارے مہدی علیہ السلام مین نہین تھے پھر یہی حدیثین تمہارے مہدی علیہ السلام کی مہدویت کے رد وانکار پر دلیلین معتبر ہین

جواب

بے حدیثین اختلافی غیر معتبر ہین مگر آنا مہدی علیہ السلام کا اولاد سے
حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا کے اتفاقی معتبر ہے پس ہونا غیر معتبر
نشانیون کا حضرت کی مہدویت کے رد و انکار پر ہرگز دلیل معتبر
نہین ہے

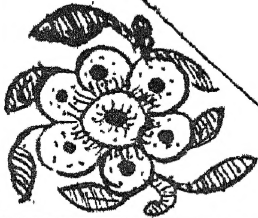
سوال نمبر ۱

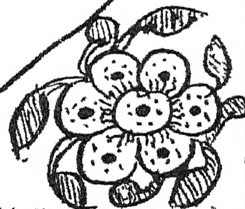
بے حدیثین اختلافی غیر معتبر ہونے پر اور آنا حضرت کا اولاد سے
حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے اتفاقی معتبر ہونے پر کیا دلیل ہے

جواب

امام بیہقی رحمۃ اللہ تعالے علیہ شعب الایمان
مین لکھے ہین کہ اختلاف کیا آدمیون نے نشانیون مین مہدی علیہ السلام
کے پھر توقف کئی جماعت اور اعتقاد کئی کہ مہدی ایک اولاد سے
حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالے عنہا کے ہے — شرح نخبہ مین ابن حجر
عسقلانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے لکھے ہین جب توقف ہوتا ہے کسی کام
کی بات مین تو وہ بات مردود بے اعتبار ہے — پس توقف اور
اعتقاد جماعت کا صاف دلیل ہے کہ یے حدیثین اختلافی غیر معتبر
ہین اور آنا حضرت مہدی علیہ السلام کا اولاد سے حضرت فاطمہ
رضی اللہ تعالے عنہا کے اتفاقی معتبر ہے — اسیطرح لکھے ہین علامہ تفتازانی

رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے شرح مقاصد مین ۔ اور دیکھا ہے شاہ عبد العزیز
دہلوی تحفۂ اثنا عشریہ مین امامت کے بحث مین لکھے ہین کہ اگر در علامات
وامارات مذکورہ خلاف کردہ بر اید ودر وقتی از اوقات مردم را در رنگ
علما و مشایخ دعوت بدین واحکام شریعت بکند و خوارق عادات
ومعجزات نماید یقین است کہ کسی متعرض حال او نخواہد بود پھر یہہ کہنا صاف
دلیل ہی کہ نہونا ان نشانون کا حضرت کی مہدویت
کے رد وانکار پر کچھہ دلیل معتبر نہین ہی وَاللّٰہُ
یَہْدِی اِلَی الرَّشَادِ اِلَیہِ الْمَرْجِعُ وَالْمَعَادُ اللہ
راہ بتاتا ہی طرف پہنچنے مقصود کے
طرف اسیکے ہی رجوع
اور پھرنا







در نعت الکبری تلک النار لتم تحکم فیها الاحکم
المهدی پس تصدیق حکم مهدی فرض شد بعد ثبوت مهدویت او
و ما را مهدویت مهدی ما ثابت شده است و آنحضرت ما را حکم
فرمودند که بد شمال منکران بنده نماز نگذارید بالجمله مسئله عدم جواز اقتدا
با پس شما فرع تصدیق مهدویت است - در اثنای این تقریر مولوی
فیاض حسین ازین بنده سوال کردند که بر اثبات مهدویت مهدی
شما چه دلیل است پس من مولوی صاحب جواب دادند چونکه مجیٔ مهدی
علیه السلام موعود و منتظر است پس مهدی علیه السلام که موعود و منتظر است
خروج فرموده دعوی میکنند که انا المهدی الموعود منهم پس درینصورت انکار
دعوی او هر منکر را دلیل باید نه مصدق را - بعده کتب مذهب ما
ازین فقیر درخواسته تا مدتی نزد خود داشتند گفتند که برای مطالعه
این کتب قدری عرصه باید عجالة للوقت استفتای مختصر تحریر کنید
که در جوابش فکر خواهیم کرد پس حسب درخواست اولا استفتای صغیر
بعده بقدر تفصیل استفتای کبیر تالیف نمودم پس مولوی صاحب بعد ملاحظه
گفتند که اگر انکار مهدی علیه السلام کفر باشد پس جوابش صحیح نماید

از روی قواعد شرع شریف ثابت است کہ انکار مہدی موعود علیہ السلام کفر است
چہ مجئ مہدی علیہ السلام بخبر متواتر قطعی معنًا بلا اختلاف ثابت شدہ است
چنانچہ شیخ عبدالحق در لمعات گفتہ قَدْ تَظَاهَرَتِ الْاَحَادِيْثُ الْبَالِغَةُ
حَدَّ التَّوَاتُرِ مَعْنًا فِيْ كَوْنِ الْمَهْدِيِّ مِنْ اَهْلِ الْبَيْتِ
و این عبارت بر حاشیہ يَمْلِكُ الْعَرَبَ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ بَيْتِيْ
در جامع ترمذی مطبوعہ دہلی در باب مَاجَاءَ فِي الْمَهْدِيِّ
نیز مکتوب است و آنچہ کہ بخبر تواتر معنوی ثابت است مفید قطع است
و انکار او کفر است ہمچنان مولانا عبدالعلی ملک العلما در تنویر شرح
منار فارسی فرمودہ است و نیز مجئ مہدی علیہ السلام بالاجماع ثابت است
کہ کسی از اہل اسلام انکار او نمیکند و آنچہ کہ باجماع اہل اسلام ثابت شود
انکار او کفر است و غایۃ الامر اینست کہ صریح احادیث در کفر انکار مہدی
وارد شدہ است چنانکہ شیخ ابن حجر مکی در مقدمہ رسالہ قول المختصر نقل
نمودہ است اگرچہ کہ آن حدیث احاد اند ولیکن بعد ظہور معانی انہا در وجود مشاہدہ
قطعی می شوند چنانکہ طلوع شمس از مغرب اگرچہ این احادیث احاد اند چنانچہ
مذکور است در تفسیر قولہ تعالی يَوْمَ يَأْتِيْ بَعْضُ اٰيَاتِ رَبِّكَ

ے یعنی بہم رسیدہ است حدیثہای بالغہ حد تواتر معنوی در بودن مہدی از اہل بیت ۱۲
ے یعنی مالک شود عرب را مردی از اہل بیت من ۱۲
ے یعنی آنچہ آمدہ است در حق مہدی ۱۲

ولیکن طلوع شود و بینند مردمان ظن این حدیث زایل گردد و بالقطع یقین حاصل شود که این احادیث از نبی صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ واصحابہ وسلم است و نیز چنین اگر مهدی علیہ السلام بحسب معانی آن احادیث بر منکران خود حکم بتکفیر فرماید آن حکم قطعی خواهد شد۔ الحاصل مولویصاحب مذکور بعد از ملاحظہ این هردو استفتا گفتند که رسایل رد مذهب شما که علماے ما تالیف نموده اند اگر نزدم مجتمع شوند در جواب این استفتا خواهم پرداخت پس التماس نمودم که آن رسایل از مشاهیر علماے شما مثل شیخ علی متقی و ابن حجر مکی و چهار فتاوی علماے مذاهب اربعه از حرمین شریفین نزد این بنده موجود است هر قدر که باید مطالعه فرموده جواب بنویسند بعد از ان مولویصاحب آن رسایل و فتاوی را قریب تا سه ماه نزد خود داشته آخر الامر فرموده اند که انصاف چنین است که هنوز جواب این استفتا در نظرم مشکل تر مینماید و این رسایل نیز برای جواب این استفتا کفایت نمیکند مناسب چنین است که این استفتا را بعلماے مشاهیر آفاق باید فرستاد شاید که در نظر اوشان جوابش درآید بعد ازان این بنده این استفتا را بنظر بعض علماے اطراف گذرانید در حیدرآباد مولوی عبدالحلیم صاحب لکهنوی

و مولوی نیاز احمد بدخشانی و مولوی محمد زمان کهمی و مولوی احمد علی رامپوری

و مولوی الهداد خان جهجری و مولوی معز الدین خان دهلوی و مولوی

فضل رسول صاحب درویش و مولوی حیدر علی صاحب دهلوی - و در مدراس

دیوان صاحب و فرزند قاضی بدر الدوله صاحب و مولوی حیات خان صاحب

و مولوی غلام قادر صاحب و مولوی وجیه الدین صاحب و در ویلور مولوی

سید شاه محی الدین صاحب و در ترچناپلی مولوی مفتی غلام رسول صاحب و در بنگلور مولوی

محمد حنیف صاحب و در بندر بمبئی مولوی عنایت علی صاحب مدرس مدرسه مسجد جامع

پس بعض ایشان بعد مطالعه اش ساکت ماندند و بعض محرر احوال استفتا

از اهالی این بنده شنیده هرگز التفات نکردند بلکه استفتا را بدست

خود مس نمودند بلکه در بندر بمبئی از مسجد قصابان بعض طلبا و اهل محله

بر سر این بنده غوغا نموده شباشب اخراج کنانیدند - مگر اینکه بعض

از فرزندان قاضی بدر الدوله بر پشت استفتا اینقدر نوشتند قال

ابو الحسن محمد بن الحسین قد تواترت الاخبار و

استفاضت بکثرة رواتها عن المصطفی صلی الله تعالی علیه وآله

واصحابه وسلم بمجیء المهدی وانه من اهل بیته وانه

گفت ابو الحسن محمد ابن حسین تحقیق پی در پی آمده است اخبار و مشهور شده است بکثرت راویان آنها از مصطفی صلی الله علیه وسلم بآمدن مهدی و بودن او از اهل بیت اوست و آنکه مالک شود

هفت سال و پر کند زمین را از عدل و بدرستیکه او خروج کند با عیسی و بدرستیکه او مدد کند عیسی را در قتل دجال و بدرستیکه او امامت کند در نماز و عیسی اقتدا کند باو و در درازی قصه او

سيملك سبع سنين وانه يملاء الارض عدلا وانه يخرج
مع عيسى عليه السلام فيساعده على قتل الدجال
بباب لد بارض فلسطين وانه يؤم هذه الامة
وعيسى عليه السلام يصلي خلفه في طول من قصته
وامره واين نويسنده باوجود قول امام بيهقى رحمة الله تعالى عليه در استفسار فهميده
كه اين قول ابوالحسن رح از وانه سيملك سبع سنين تا آخر زير اختلاف الناس في
تحت فتو تحف جماعت داخل است واز اعتقدوا خارج وطرفه انست
كه نويسنده قول علامه تفتازانى رح را در شرح مقاصد فما يقال انه يقتدى
بالمهدى او بالعكس شئ لا مستند له فلا ينبغى ان يعول
عليه بچشم خود ديده وهم در شرح مذكور موجود است لم يرد في
شانه مع امام الزمان حديث صحيح واز منقول صاف معلوم
ميشود كه علامه رجوع كرده است از انچه كه در شرح عقايد نسفي گفته است كه ثم
الاصح انه يؤم هذه الامة ويقتدى به المهدي وعنايه الامر
آنست كه امور قول ابوالحسن رح متواتره اختلافيست نه اتفاقي وما فيه الاختلاف
ليس قابلة للاعتقاد چونكه ودر ساير علامات اختلافيست وامر اختلافى قابل

حضرت سید محمد جونپوری که ایشان میگویند که ما را از اصحاب آنحضرت بخبر
متواتر قطعی رسیده می آید که آنحضرت در صحو و اختیاری تا وفات بر دعوی
مهدویت و بر دعوی تصدیق فرض انکار کفر مصر و ثابت بودند پس اگر در نفس
الامر دعوی آنحضرت حق و صادق بود پس لا کلام منکران آنحضرت کافر می شوند
چه انکار حضرت مهدی موعود کفر است اتفاقاً و اگر باطل و کاذب باشد
مصدقان آنحضرت را ضرر نیست اصلاً ایشان میگویند که موجب تصدیق
دعوی نبوت که اخلاق و معجزات است موجود بود در آنحضرت و اما سایر علامات
ظنیه است که غیر معتبر است در امر اعتقادی و علاوه اینست که حق تعالی
صراحةً در تسلی اهل ایمان فرموده است اِنْ یَكُ كَاذِبًا فَعَلَيْهِ كَذِبُهُ
وَاِنْ یَكُ صَادِقًا یُصِبْكُمْ بَعْضُ الَّذِیْ یَعِدُكُمْ و نهایت الامر
اینست که اگر باشد بر ایشان حکمی باشد ولیکن حکم بر ایشان بهیچ وجه
اصلا عاید نشود پس ضرور است احتیاط در تصدیق است خواه مخواه نه در
انکار و تکذیب و الا اگر چیزی موجب انکار نزد شما باشد بحسب قواعد
اصول فقه ما را اطلاع دهند رحم الله تعالی من انصف فاهتدی
رحمت کند خدا تعالی مر کسی که انصاف کرد پس هدایت یافت بسر بیعت اگر دیگرانرا

ترجمہ ہندی

کیا فرماتے ہین عالمان دین کے اور فاضلان حق جیز کو دیکھنے بارے جو
نشانیون مین حضرت مہدی موعود علیہ السلام کے جو کچھ کہ حدیثین اور
قولان آئے ہین سو یے تمام احاد اور اختلافی ہین احاد اُن حدیثونکو
کہتے ہین کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بعضون نے سُنا نہ ایک
معتبر جماعت اور اُن حدیثون اور قولون کے اختلافی ہونے پر دلیل یہ ہے
کہ امام بیہقی رحمۃ اللہ تعالی علیہ شعب الایمان مین فرماتے ہین کہ اختلاف
کیا آدمیون نے نشانیون مین مہدی علیہ السلام کے پھر توقف کیی
جماعت اور اعتقاد کیی کہ مہدی ایک اولاد سے فاطمہ رضی اللہ عنہا کے
نکلیگا آخر تک فرماتے ہین اسیطرح شرح مقاصد مین اور تحفہ اثنا عشریہ مین ہے
اور حدیث واحد یعنے بعضے سُنے سو حدیث با وجود تمامی شرطان صحت
کے یعنے صحیح حدیث ہی تو بھی غیر معتبر ہے اعتقادیات مین یعنے
کسی چیز کے تصدیق و ایمان کے مقدمے مین اسیطرح ہے شرح عقاید نسفی مین
پس اسصورت مین کسطرح رد کیا جائیگا مذہب حضرت سید محمد جونپوری کی
مہدویت کے مصدقون کا جو یے لوگ کہتے ہین کہ ہم کو حضرت کے اصحاب نے
متواتر خبر پہنچی چلی آئی ہے یعنے معتبر جماعت سے جماعت سُنتی

اور خبر دیتی چلی آتی ہی کہ حضرت ہوشیاری اور اختیاری کی حالت مین
وفات تک مہدویت کے دعوے پر اور تصدیق فرض انکار کفر کے دعوے
پر مُصر و ثابت تھے پس حضرت کا دعوی حق اور سچ ہی تو بے شک
حضرت کے منکران کافر ہین اور اگر باطل و جھوٹا ہووے تو حضرت
کے مصدقون کا کچھہ ضرر و نقصان نہین ہی کسواسطے کہ یے لوگ
کہتے ہین کہ خود نبوت کے دعوے کی تصدیق کا سبب شرع شریف
مین دو چیز ہین اول اخلاق بعدہ معجزے یہہ دونون چیزین موجود تھے
حضرت مین لیکن نشانیان جو مشہور ہین ظنی غیر معتبر ہین اعتقاد
کے مقدمون مین اور عجائب بات یہہ ہی کہ صاف حقتعالے
فرماتا ہی اِنْ یَكُ كَاذِبًا فَعَلَيْهِ كَذِبُهٗ وَاِنْ
يَكُ صَادِقًا يُصِبْكُمْ بَعْضُ الَّذِيْ يَعِدُكُمْ
تصدیق کرنے والون کی تسلی و تشفی مین اگر وہ ہووے جھوٹا تو اسی پر
ہی ضرر جھوٹ کا اُسکے اور اگر ہووے وہ سچا تو پہنچیگی تم کو بعض وہ
چیز کہ ڈراتا ہی تم کو یعنے وہ ڈراتا ہی تم کو کہ اگر تم میری تصدیق
نکروگے تو ہلاک ہو جاؤگے غضب الٰہی مین اور کفر اور دوزخ مین پس اگر وہ

سچا ہی تو تم کو یہہ ہلاکت پہنچیگی ۔ انتہا مرتبے کا یہہ ہی کہ اگر ہووے
کچھہ ظلم اینپر تو ہووے مانند حکم خطاء چوک کے ولیکن حکم کفر کا اینپر کسی
وجہ سے نہین ہوسکتا ہی پس اسصورتمین احتیاط تصدیق مین ہی
خواہ مخواہ نہ انکار مین اور اگر ایسا نہین تو کچھہ معتبر دلیل انکار پر
ہو جو ہو تو اصول فقہ کے قاعدون کے موافق
ہمکو اطلاع و آگاہ کیجیے رحمت کرے اللہ تعالے
ہمارا
شخص مجیب انصاف کیا اور خود ہم ثابت
اور ہدایت دوسرون کو بھی کیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

استفتاے کبیر

چہ میفرمایند علماے دین متقیان شرع مبین کہ فاضلے از علماے مہدویہ میگوید کہ ما را از مصاحبان حضرت سید محمد جونپوری کہ تا آخر حیات آنحضرت ملازم صحبت آنحضرت بودند جماعت عظیم از جماعتہا کہ ہمہ اوشان متصف بصفات زہد و تقوی ہستند بخبر تواتر رسیدہ قطعی می آید کہ آن حضرت در سن نہصد و پنج ہجری بحالت صحو و ہوشیاری در حضور جماعت کثیر و جم غفیر دعوی نمودند کہ

نه حکم الله تعالی برین بنده رامی شود که ای سید محمد ما خاص ذات ترا مهدی موعود گردانیدیم
وآیه کریمه أَفَمَن كَانَ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّهِ وَيَتْلُوهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ
وَمِن قَبْلِهِ كِتَابُ مُوسَىٰ إِمَامًا وَرَحْمَةً
أُولَٰئِكَ يُؤْمِنُونَ بِهِ وَمَن يَكْفُرْ بِهِ مِنَ الْأَحْزَابِ
فَالنَّارُ مَوْعِدُهُ فَلَا تَكُ فِي مِرْيَةٍ مِّنْهُ إِنَّهُ الْحَقُّ
مِن رَّبِّكَ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُونَ
خاص در حق ذات تو فرموده ایم و مراد از لفظ من در افمن کان خاص ذات
تست خلق را بتصدیق مهدویت ذات خود و باتباع خود دعوت کن هر که منکر
مهدویت ذات تست منکر ماست بعده آنحضرت فرمودند که الحال این بنده
در امتثال امر پروردگار خود ناگزیر است که برخلق تصدیق مهدویت ذات این بنده
فرض است وانکار کفر است بعده درآن وقت اکثر کسان از علما و فقرا و امرا
که درآن مجلس حاضر بودند اخلاق و اوصاف حمیده آنحضرت را ملاحظه نموده
تصدیق مهدویت آن ذات مبارک کرده بجمیع وجوه مطیع و منقاد آنحضرت
شدند بعد ازین آنحضرت برین دعوی خود تا آخر حیات که پنج سال رسیدند
مصر بودند و درین اثنا اکثر خلایق از قبایل شتی و بلدان متفرقه اخلاق و
معجزات از آنحضرت ملاحظه نموده تصدیق آن ذات مبارک کردند و اکثر کسان
خانمان و علایق دنیا گذاشته در طلب ذات مولی جان و تن را بذل کرده

مهاجر و مصاحب آنحضرت بودند و آنحضرت فرمودند که حق تعالی این بنده را
محض برای اظهار آن احکام که متعلق بولایت مصطفی است صلی الله تعالی علیه
و آله و اصحابه و سلم فرستاده است و این بنده بطرف رویته الله تعالی دعوت
میکند بر هر مرد و زن طلب دیدار خدا تعالی فرض است تا آنکه بچشم سر یا بچشم دل
و یا در خواب خدا تعالی را نه بیند مومن نباشد مگر طالب صادق که روی دل خود را
از غیر حق گردانیده بسوی مولی آمده از دنیا و خلق عزلت گرفته همت از خود بیرون
آمدن میدارد و آنحضرت طالبان ذات خدا تعالی را که هندیان بودند ذکر بدین
ترتیب تعلیم فرموده لا اله هون نهین الا الله توهی اگرچه که بر عکس این
تیز تعلیم فرموده که اکثر و اشهر است و ذکر دوام فرض فرموده و ترک دنیا
فرض فرموده و صحبت صادقان فرض فرموده و هجرت وطن فرض فرموده
و توکل تمام فرض فرموده و عزلت از خلق فرض فرموده و طالب دنیا را
کفر و طالب دنیا را کافر فرموده و مراد از دنیا هستی و خودی و زیستن
بجان فرموده و ذهب و فضه و دیگر اموال را متاع حیات دنیا فرموده
هر که مرید این اموال باشد از آن بنده و از آن مصطفی صلی الله علیه و آله و سلم
و از آن خدا تعالی نیست الغرض آنچه که احکام فرموده مآل و مرجع همه تا بطرف
احتراز عن الدنیا و الفرار الی المولی و تاکید ذکر الله تعالی هستند و فرموده که
فرمان خدا تعالی میشود که ای سید محمد این آیت کسر همه در حق قوم تست

[illegible] شیخ عبد الحق دهلوی در شرح [illegible] فارسی [illegible] رویة الله تعالی [illegible] امکان دارد [illegible]

ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ
وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ وَمِنْهُمْ سَابِقٌۢ بِالْخَيْرٰتِ

و فرمود که مراد از ظالم لنفسه اندک فنا دارندگان اند و مراد از مقتصد نیم فنا دارندگان اند و از سابق بالخیرات تمام فنا دارندگان اند و فرمود هر کس که ازین سه مرتبه بیرون رفت از گروه این بنده نیست و نیز فرمود که فرمان خدایتعالی می شود مراد ما از لفظ من درین آیه کریمه قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ

خاص ذات تست و نیز فرمود که بنده هیچ مذهب مقید نیست مذهب بنده خاص کتاب الله تعالی و سنت رسول الله تعالی است و این بنده هیچ تفسیر بیان قرآن نمیکند آنچه که بیان میکند خاص تعلیم الله تعالی مراد الله تعالی بیان میکند و فرمود که فرمان خدایتعالی می شود ای سید محمد مراد ما از ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ همین است که از لسان تو بیان کتاب ما کنم و نیز فرمود که در احادیث اختلاف بسیار افتاده است هر حدیثی که موافق احوال و اقوال این بنده هست صحیح است و کسیکه نقلی ازین بنده کند به بیند که اگر آن نقل مخالف با کتاب الله تعالی بود آن نقل از بنده نیست یا که ناقل در سمع قصور

[illegible]
[illegible]
[illegible]

نموده است و بر حفاظت و احتیاط شرع شریف تاکید بلیغ فرموده
و مذهب اهل سنت و جماعت راست و درست داشته و در حق ایمه
و اولیا اهل بشارتها فرموده و مذهب امام اعظم رح را صواب داشته
و چند مسایل امام شافعی رح را اختیار فرموده و حق سبحانه تعالی
جمیع مصدقان آن حضرت را برکت تصدیق آنحضرت بر مدعای
آن حضرت که ترک دنیا و طلب دیدار خدا یتعالی است ثابت
قدم داشته حتی که الیوم در ایشان بسیار کسان تارکان دنیا هستند
که همه علایق دنیاوی را از دل ترک فرموده و از خلق بی نیاز شده
با وجود اهل و عیال همه امور و تدابیر اکل و قوت بر ذات خدا یتعالی
سپرده توکل نموده از هیچ کس چیزی مشاهره و یومیه طلب
و اقبال نمیکنند و هیچ تدبیر و کسب نمیکنند و چنان بلند قدر و عالی
همت هستند که اگر قوت صبح و شام نزد ایشان موجود باشد
قوت شام در راه خدا یتعالی کسی درویش را دادن
اصلاً دریغ ندارند بلکه قوت یکوقت را نیز در راه خدا یتعالی
بذل کرده می خورند اگرچه که حسب میسر شدن بناچند و اگر نزد

او شبان قوت امروز فقط باشد برای فردا چیزی فکر وی نمی کنند
قسم بنام پاک اوست که اکثر یک هفته بر اوشان بدون چند
فاقه سالم نمیگذرد و با وجود چنین حالت بسبب تصدیق بر
راه استقامت حق تعالی اوشان را این قدر داشته است
که اگر امیری یکی از اوشان در خواست کند و گوید که من صد
روپیه مثلا برای تو پیش میکنم تو قبول کن و یکبار بر
در من برای سلام حاضر شو پس یک درد خواست آن امیر را
هرگز قبول نخواهد کرد بلکه بر آن امیر لعنت و نفرت خواهد کرد
که تو فقیر این گروه مبارک را حقیر و کم همت پنداشتی چنانچه این
تجربه از مولوی اکبر با این بنده در ظهور آمده است ای برادر
اگر ترا باور نیاید مرشد این گروه را در ریاضت فرسوده
از امتحان کرده ببین تا که ترا باور کلی حاصل شود و اگر
احیانا از کسی فقیر ناقص از فقرای این گروه بسبب صفت بشریت
فعل رخصت مثل اضطرار در حالت فقر و فاقه با اتحاد و میل طرف
اغنیا ظهور آید پس آنکس از این حرکت نادم و شرمنده می باشد و لعنت و نفرین

بر نفس خود میکنند و باز رجوع بسوی مولی خود کنند اری
بسبب بُعدِ زمان آنحضرت علیه السلام اگرچه درمیان اویشان
بعض کس درین زمان نام فقیری بر خود راست کرده تاب
فقر و فاقه نیاوردن التجا و میل بسوی اغنیا دارند و این
بعض درمیان اویشان بی اعتبار و بے مقدار بود نام
هستند دار حد طریقت خارج و بیرون شدند ولیکن این بعض
نیز از حدود شرع شریف مثل مداومت بر صلوة و صوم وغیره
اصلا بیرون نشدند این احوال فقرای اویشان است و اما
کسانیکه هنوز تارکان دنیا نیستند بحسب حکم شرع شریف کسب
حلال در روزگار میکنند و اگرچیکه درمیان ایشان بعض درین
زمان بسبب طغیانی دنیا نام ظلم و رباخواری و ترک صلوة وغیره
مشهور شدند ولیکن موت و خاتمه همه کسان بر توبه و انابت و بر
ترک دنیا کاین رجوع و توبه از جمیع ماسوی الله تعالی است و مقصد طلب
الله تعالی است میشود و این همه کسان باراده ترک دنیا کسب میکنند و مرجع همه
قوم مهدوی موعود علیه السلام بر ترک دنیا و طلب مولی است چه از آنحضرت

علیه السلام منقول است که وزای ترک ایمان نیست و نیز منقول
است که این عبارت فرمود ندا الله نیا لکم ایها
الکافرون والمنافقون والعقبی لکم ایها
المؤمنون الناقصون والمولی لی ولمن اتبعنی
واگر احیانا کسی از ایشان بطریق شاذ و نادر بغیر توبه و ترک
دنیا میرد از جنازه او بدل همه ایشان کراهت و نفرت
میکنند الغرض کلهم بیشباه ولاریب تحت این آیه کریمه داخل
هستند وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ
ظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللَّهَ فَاسْتَغْفَرُوا
لِذُنُوبِهِمْ وَمَن يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا اللَّهُ وَلَمْ
يُصِرُّوا عَلَىٰ مَا فَعَلُوا وَهُمْ يَعْلَمُونَ
در حق تعالی اوشان را در امر دین اوشان فتح و نصرت
داده می آید و از سابق از صفات هجرت و اخراج
و ایذا و قتل متصف داشته می آید بحسب فرمان
امام اوشان علیه السلام در حق گروه خود

بحسب آیه کریمه فالذین هاجروا واخرجوا
من دیارهم واوذوا فی سبیلی وقاتلوا
وقتلوا لاکفرن عنهم سیاتهم ولادخلنهم
جنات تجری من تحتها الانهار ثوابا من
عند الله والله عنده حسن الثواب

الغرض العزیز صاحب تمیز بر گاه که امر مهدویت
حضرت سید محمد علیه السلام اینچنین است که قدرے
مذکور شد پس حجج وبراهین بر ثبوت مهدویت آن حضرت
در کتب دین ملاحظه کردیم که امر وشان حضرت مهدی موعود
علیه السلام نزد علماے امت مرحومه چه قدر متحقق است
پس دریافتیم که در اوایل طحطاوی شرح در المختار در مقام
تعریف امام اعظم رحمة الله تعالی علیه نقل میکند

اما حدیث لا وحی بعدی فباطل لا اصل له
لیکن حدیث نیست وحی بعد من پس باطل است نیست اصل او را
ورد لا نبی بعدی ومعناه عند العلماء انه

لا يحدث نبي بشرع ينسخ شرع محمد وتفاصيله

نشود نبی بشرع جدید که منسوخ کند شریف را

چند سطر نقل میکند رد قول القائل ان المهدی

مردود است قول قول کسی که گوید

يقلد ابا حنيفة بالدلالة الثانية لكنه قرر انه

تقلید کند ابو حنیفه را با دلالت ثانیه لیکن مقرر است مهدی

مجتهد مطلق وهو يخالف ما عن الشيخ محي

مجتهد مطلق است و این قرار مخالف است از آنکه از شیخ است

الدين في الفتوحات ان المهدي لا يعلم القياس

در فتوحات مکیه که بدرستیکه مهدی نمیداند قیاس را

يحكم به وانما يعلم ليجتنبه فما يحكم المهدي

تا حکم کند بآن و جز این نیست که داند که پرهیز و قیاس پس حکم نکند مهدی

الا بما يلقى اليه الملك من عند الله تعالى بعثه الله

مگر بآنچه القا نموده است بجانب او فرشته از نزد خدای تعالی برانگیخته است الله تعالی

تعالى ليسدده وذالك هو الشرع الحقيقي المحمدي

تا که راه بنماید مهدی را از خطا و آن حکم مهدی همان شرع حق است محمدی

الذی لو کان محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم

واگر باشد محمد صلی اللہ

حیا ورفعت الیہ تلک النازلۃ لم یحکم فیہا

زندہ وظاہر شدی بجانب او این حوادث وحکم کردی در ان حوادث

الا بحکم المہدی فیعلم ان ذلک ہو الشرع المحمدی

مگر موافق حکم مہدی پس معلوم شد کہ بدرستیکہ آن حکم مہدی ہمان شرع محمدی است

فیحرم علیہ القیاس مع وجود النصوص التی منحہ

پس حرام است برو قیاس با وجود نصوص کہ بخشش نمودہ است مہدی را

اللہ تعالی ایاہا ولذا قال صلی اللہ علیہ وسلم

خدا تعالی آنہارا کہ برائے این سبب فرمودہ است

فی صفتہ یقفو اثری لا یخطی فعرفنا انہ متبع لا مشرع

در صفت مہدی موافقت کند نشان مرا نکند خطا پس بدانستیم کہ مہدی متابعت کنندہ است

اہ کلام الفتوحات فعلی ہذا المہدی لیس بمجتہد

تا آخر پس بنا بر این قول مہدی نیست مجتہد

ان المجتہد یحکم بالقیاس وہو یحرم علیہ الحکم

اَنَّهٗ لَمْ یَبْعَثْ فَلَمْ یَخْتَفِ ونیز در شرح مذکور تصریحًا
گفته فَذَهَبَ الْعُلَمَاءُ اِلٰی اَنَّهٗ اِمَامٌ عَادِلٌ مِنْ اَوْلَادِ
فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ رضی الله تعالی عنها یَخْلُقُهُ اللهُ تعالی
مَتٰی شَاءَ وَیَبْعَثُهٗ نُصْرَةً لِدِیْنِهٖ پس مذهب همه
علما بر همین قدر اکتفا فرموده الغرض ازین تقریر و تحریر معلوم شد
که نزد ائمه دین آنچه علامات و آثار که مشهور اند ثابت و معتبر
نیستند علاوه اینست که مسئله مهدی از مسائل اعتقادیه
است و درین باب بجز امر قطعی جزمی دیگر اعتبار ندارد
چنانکه در شرح عقاید نسفی در مسئله عدد انبیا علیهم
السلام مذکور است اَنَّ خَبَرَ الْوَاحِدِ عَلٰی تَقْدِیْرِ
اِشْتِمَالِهٖ عَلٰی جَمِیْعِ الشُّرُوْطِ الْمَذْکُوْرَةِ فِیْ
اُصُوْلِ الْفِقْهِ لَا یُفِیْدُ اِلَّا الظَّنَّ وَلَا عِبْرَةَ بِالظَّنِّ
فِیْ بَابِ الْاِعْتِقَادِیَّاتِ پس درین صورت ظهور
علامات مشتهره برای اثبات مهدویت ضروری و لابدی
نیست نهایته الامر اینست که اگر چیزی ازان ظاهر شود پس بعد از ظهور

معلوم شد که آن چیز فی نفسه صحیح و ثابت بود و اگر ظاهر نشود
معلوم شد که فی نفسه ثابت نبود ـ ای برادر در باب آنچه
علامات مشتهره که بوقت دعوی مهدویت حضرت سید محمد جونپوری
ظهور نکرده‌اند لاریب که همه آنها مختلف فیها و متعارضه و مظنونه
است که عدم ظهور هیچ یکی از آن‌ها منافی دعوی آنحضرت علیه
السلام نیست حالانکه از آنها چیز مختلف و متعارض بطور مشت
نمونه خروار نمایم مشهور است که آنحضرت با عیسی علیه السلام
مجتمع شوند و با یکدیگر اقتدا نمایند چنانکه علامه تفتازانی رح اولاً
در شرح عقاید نسفی باینطور نوشته ثم الاصح
انه یصلی بالناس ویؤمهم ویقتدی به المهدی
وثانیاً بر حقیقت این امر آگاه شده باز در شرح مقاصد از این
قول رجوع کرده میفرماید کما یقال انه یقتدی بالمهدی
او بالعکس شیء لا مستند له فلا ینبغی ان
یعول علیه و نیز در شرح مذکور میفرماید ثم
لم یرد فی شانه مع الزمان حدیثه

صحیح سوی ما روی انه لا تزال طائفة من
امتی یقاتلون علی الحق ظاهرین الی یوم القیمة
حتی ینزل عیسی بن مریم فیقول امیرهم
تعال صل بنا فیقول لا تکرمة الله تعالی
هذه الامة انتهی وفیه ما فیه

ونیز مشهور است که مهدی همه زمین را از مشرق تا مغرب
پر از عدل وانصاف گرداند وهمه کسان بر مهدی ایمان
آرند مستفاد ازین حدیث شریف یملأ الارض
عدلا وقسطا کما ملئت جورا وظلما
باید دانست که این لفظ بتقدیر مضاف است بالضرورة ای یملأ
اهل الارض این قضیه مهمله لازم جزئیه محتمله کلیه است محتمل قابل
حجت نمی شود واگر حمل کرده شود این لفظ بر کلیه محتمله پس برین تقدیر
این لفظ معارض میشود بکتاب سنت صحیحه القینا بینهم العداوة
والبغضاء الی یوم القیمة الایة ولو شاء ربک لجعل
الناس امة واحدة ولا یزالون مختلفین الا من رحم ربک الایة

اذا وضع السیف فی امتی لم یرفع عنها الی یوم القیمة
الحدیث ولا تزال طائفة من امتی یقاتلون علی الحق
ظاہرین الی یوم القیمة الحدیث پس توجیہ این لفظ مناسب
بتوجیہ لفظ آیۂ کریمہ ولا تفسدوا فی الارض بعد اصلاحہا
کہ در قصہ حضرت شعیب علیہ السلام وارد است علاوہ این است
کہ این لفظ از خبر واحد است وحکمش مذکور شد ونیز مشہور است
کہ مہدی مالک عرب شود باین حدیث شریف یملک العرب
رجل من اہل بیتی یواطی اسمہ اسمی باوجود
این حدیث از خبر واحد لفظ رجل مطلق است وحمل او بر مہدی
علیہ السلام خالی از ظن نیست ولا عبرة بالظن فی باب
الاعتقادیات طرفہ اینست کہ قول حضرت عبد اللہ ابن عمر
رضی اللہ تعالی عنہما ظاہر است درین کہ ہیچکس از اہل بیت گاہی
والی نبود بر حکومت دنیا چنانچہ روایت کرد بیہقی
رحمہ اللہ تعالی از شعبی قال ابن عمر
رضی اللہ تعالی عنہما قدم المدینة فاخبر

اَنَّ الحُسَيْنَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَدْ تَوَجَّهَ اِلَى العِرَاقِ
فَلَحِقَهُ فِىْ مَسِيْرَةِ لَيْلَتَيْنِ مِنَ الرَّبَذَةِ فَقَالَ
لَهُ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى خَيَّرَ نَبِيَّهُ بَيْنَ الدُّنْيَا وَالاٰخِرَةِ
فَاخْتَارَ الاٰخِرَةَ وَلَمْ يُرِدِ الدُّنْيَا وَاِنَّكُمْ بِضْعَةٌ مِنْهُ
وَاللّٰهِ لَا يَلِيْهَا اَحَدٌ مِنْكُمْ اَبَدًا وَمَا صَرَفَهَا اللّٰهُ تعالٰى
عَنْكُمْ اِلَّا لِلَّذِىْ هُوَ خَيْرٌ لَكُمْ همچنين است در سر الشهادتين
كذلك سائر العلامات پس العزيز صاحب تميز را گاهے معلوم شد
عدم ظهور علامتی از علامات مشتهره منافی مهدویت نیست
پس بهیچ حجت انکار کرده شود همچنین دعوی مهدویت سید محمد
را که در انکار آن خوف کفر است کما لا یخفی علی الماہر المتفطن اگر
نزد تو چیزے حجت قطعی بود برد و انکار دعوی او مارا مطلع
فرما تا که اتباع حق کما ینبغی حاصل گردد رحمہ اللّٰہ تعالےٰ من

چنانچه نیست پوشیده بر دل عفیف و دانا

النصف فاهتدى ثم هدى

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ترجمہ استفتای کبیر کا

کیا فرماتے ہین قاضیان دین کے مفتیان شرع مبین کے جو ایک فاضل
علماے مہدویہ سے علانیہ کہتا ہے کہ ہم کو مصاحبون
سے سید محمد جیونپوری کے جو حضرت کی وفات تک
حضرت کی صحبت سے جدا نتھے خبر متواتر قطعی چلی آتی
ہے کہ حضرت نوسو پانچ ہجری ہوشیاری اور اختیاری
کی حالت مین روبرو جماعت کثیر کے دعوی مہدویت کا
کئے اور فرمائے کہ خاص اسی بندے کو حکم اللہ تعالے کا ہوتا ہے
کہ ای سید محمد ہم تجھ کو مہدی موعود کئے اور افمن کان کی آیۃ:

سورہ ہود علیہ السلام ع ۲
افمن کان علی بینۃ من ربہ ویتلوہ شاہد منہ ومن قبلہ کتاب موسی اماما ورحمۃ اولئک یؤمنون بہ ومن یکفر بہ من الاحزاب فالنار موعدہ فلا تک فی مریۃ منہ انہ الحق من ربک ولکن اکثر الناس لا یؤمنون

یعنے بھلا جو شخص کہ ہی ظاہر دلیل پر رب سے اپنے اور
موافق ہی اور آسکی گواہ اُس سے یعنے قرآن شریف
گواہ ہی اسکی حقیقت و سچائی پر کہ تمام قرآن اس کے حال
و فعل و قول سے کے مطابق و موافق ہی اور آگے سے اُسکے
یعنے قرآن سے کے کتاب موسی علیہ السلام کی یعنے توریت بھی اسکی
گواہ ہی امام ہی اور رحمت ہی وہ گروہ ایمان لائیگی اسپر
یعنے وُہ گروہ جو علم الٰہی مین ہی تصدیق کریگی اسکی اور جو
شخص کہ کفر و انکار کرے اسکا کسی فرقہ سے کسی قوم سے
کسی خاندان سے ہو تو آگ وعدہ ہی اُس شخص کا پھر مت ہو
تو شک مین اُس سے مقرر کہ وہ حق ہی رب سے تیرے ولیکن
بہت سے آدمی نہین ایمان لاوینگے خاص تیرے حقین فرمائے ہم
اور مراد ہماری من کے لفظ سے جو فَمَنْ کَانَ ہی خاص تیری
ذات ہی تمام خلق کو تیری مہدویت کے تصدیق پر دعوت
کر اور تیری فرمان برداری پر بلا جو شخص کہ تیری مہدویت
کا منکر ہی سو ہمارا منکر ہی ۔ اور فرمائے کہ

فرمان حق تعالی کا ہوتا ہے کہ ای سید محمد دعوی مہدویت کا
کہلاتا ہو وے تو کہلا ہین تو ظالمون مین کا کرونگا بعدہ فرمانے
کہ اب بندے کو حق تعالی کا حکم بجالانا ضرور ہی کہ خلق پر تصدیق
اس بندے کی مہدویت کی فرض ہی اور انکار کفر ہے اسیوقت
اکثر لوگ عالمون سے اور مشایخون سے اور امیرون سے اور
فقیرون سے جو حاضر تھے اخلاق واوصاف حضرت کے
ملاحظہ فرما کر تصدیق کئے اور فرمان بردار ہوئے ۔ پھر حضرت
اسی دعوے پر وفات تک مصر و ثابت تھے ۔ اور پھر اکثر خلایق
قبیلون قبیلون کے شہرون شہرون کے حضرت کے اوصاف
و معجزے دیکھ کر حضرت کی مہدویت کی تصدیق کئے اور بہت سے
لوگ گہر دار اپنا چھوڑ چھوڑ کر اور دنیا کے علاقے توڑ توڑ کر خدا تعالے
کی ذات کے طلب مین جان وتن کو خرچ کر کر حضرت کے ساتھ
ہو گئے ۔ پھر حضرت فرمائے کہ حق تعالی اُس بندے کو محض اسواسطے
ظاہر کرنے احکام ولایت محمدی کے بہیجا ہے یہہ بندہ اللہ تعالے
کو دکھانے پر دعوی کرتا ہی ہر ایک مرد وعورت کو اللہ تعالی کے

دیکھنے کی طلب فرض ہی جب تک کہ سر کے آنکھوں سے یا دل
آنکھوں سے یا خواب مین خدا تعالی کو نہ دیکھے تو مومن نہین ہے
مگر طالب صادق کہ دل کے منہہ غیر حق سے توڑ کر طرف مولی
کے جوڑ کرا اور دنیا سے اور خلق سے گوشہ پکڑ کر ہمت اپنی خودی سے
باہر آنیکی رکھے ایسا طالب بھی حکم مین ایمان کے ہے۔ اور حضرت
خدا تعالی کے طالبون کو جو ہندیان تھے الا اللہ تو ہی لا الہ ہوں
نہین کے ذکر کی تعلیم فرمائے۔ اور ذکر دوام فرض فرمائے
اور ترک دنیا فرض فرمائے۔ اور صحبت صادقون کی فرض فرمائے
صادق وہ لوگ ہین کہ سب احکام شریعت اور طریقت کے بجالا کر
سلسلہ اپنی فقیری وارشاد کا حضرت مہدی موعود علیہ السلام
تک برابر پہنچائے ہین۔ اور ہجرت کرنا خدا تعالی کی راہ مین دار دنیا
سے طرف دائرہ مہدی علیہ السلام کے فرض فرمائے۔ اور
توکل تام فرض فرمائے اور عزلت خلق فرض
فرمائے۔ اور طلب دنیا کو کفر اور طالب دنیا کو کافر فرمائے
مراد دنیا سے خودی و ہستی و جان پروری فرمائے۔ سونے

روپے کو اور دوسرے مالون کو متاعِ حیات دنیا فرمائے
اور فرمائے جو کہ مرید ان چیزون کا ہووے سو اس بندے سے
اور مصطفیٰ ع سے اور خدا تعالے سے نہین ہی۔ الغرض جو احکام
کہ فرمائے حاصل انکا طرف ترک دنیا اور طلب مولیٰ کے ہی اور
طرف تاکید ذکر اللہ تعالے کے ہی۔ اور پھر فرمائے کہ فرمان اللہ تعالے کا
ہوتا ہی کہ ای سید محمد یہہ آیۃ تیری قوم کے حق مین ہی ترجمہ آیتہ کا
یہہ پھر وارث کیا ہم نے اس کتاب کا ایسے لوگون کو کہ مقبول کیا
ہم نے بندون سے ہمارے پس بعضے انکے
ظالم ہین واسطے نفس اپنے اور بعضے ان سے بیچ والون مین
اور بعضے ان سے پیشی کرنے ہارے ....
ہین ساتھہ نیکیون کے۔ اور فرمائے کہ مراد ظالم لنفسہ سے تھوڑی
فنا رکھنے ہارے ہین۔ مراد مقتصد سے آدھی فنا رکھنے ہارے ہین
مراد سابق بالخیرات سے پوری فنا رکھنے ہارے ہین جو کہ ان تین
مرتبون سے باہر ہین گروہ سے اس بندے کے نہین ہین اور پھر
فرمائے کہ فرمان خدا تعالی کا اس بندے کو ہوتا ہی کہ ای سید محمد

ثم اورثنا الکتاب الذین اصطفینا من عبادنا فمنهم ظالم لنفسه ومنهم مقتصد ومنهم سابق بالخیرات

مراد ہماری توسط شخصی سے اس آیۃ مین کہ کہہ دے ای محمد یہہ رستہ
میرا ہی بلاتا ہون مین طرف اللہ تعالی کی بینائی پر اور وہ شخص کہ تابع
ہی میرا خاص تیری ذات ہی - اور پھر فرماے کہ سید محمد
مراد ہماری ثم ان علینا بیانہ سے یعنے پھر ہی بیان اس قرآن کا
یہہ ہی کہ تیری زبان سے بیان کرینگے ہم اور فرماے کہ بندہ کسی
مذہب کا تابع نہین ہی مذہب بندیکا خاص کتاب اللہ تعالی و
سنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی - اور فرماے کہ بندہ
کسی تفسیر پر بیان کتاب اللہ کا نہین کرتا ہی بلکہ اللہ تعالے کی تعلیم سے
خاص مراد اللہ بیان کرتا ہی - اور فرماے کہ احادیث مین بہت
اختلاف ہی جو حدیث کہ اس بندے کے حال و فعل و قول کے موافق
ہی سو صحیح ہی - اگر کوی شخص کچھ نقل اس بندے سے کہے تو دیکھا
چاہیئے کہ اگر وہ نقل قرآن شریف کے مخالف ہووے تو وہ
نقل بندے سے نہین ہی بلکہ وہ ناقل کے سُننے مین قصور ہی - اور
حفاظت و احتیاط پر شرع شریف کے بہت تاکید فرماے اور
مذہب اہل سنت و جماعت کا راست و درست رکھے اور اہل سنت کے

سورۂ یوسف کے آخر میں
قل ہذہ سبیلی ادعو الی
اللہ علی بصیرۃ انا ومن
اتبعنی وما انا من المشرکین
سورۂ قیامت
بب جی ۱۲

اماموں کے حقین اور اولیا اللہ کے حقین بشارتان فرمائی ہے.
اور مذہب امام اعظم رحمتہ اللہ تعالی علیہ کا صواب رکھے اور
چند مسئلے امام شافعی رحمہ اللہ تعالی علیہ کے اختیار فرمائے
تعالی سب مصدقون کو حضرت کی تصدیق کی برکت سے حضرت کے
مدعا پر جو ترک دنیا و طلب دیدار ہی ثابت قدم رکھا ہی یہان تک
کہ آج ان مصدقون مین بہت سے تارکان دنیا مین جو تمام علاقے دنیا
کے دل سے ترک کر کر خلق سے بے نیاز ہین باوجود اہل و عیال کے
سب امور کھانے پینے کے خدا تعالی پر سونپ کے محض توکل
اختیار کر کر کچھہ تدبیر روزی کی نہین کرتے ہین اور کسی سے کچھہ
روزینہ اور ماہوار و انعام نہین قبول کرتے ہین اور ہمیشہ فقر و فاقے
مین راضی و صابر و شاکر ہین تس پر اسقدر عالی ہمت ہین کہ اگر دو وقت کا
قوت انکے پاس موجود ہو جاوے تو ایک وقت کا قوت
خدا تعالی کی راہ مین کسی فقیر کو دیدینے کچھہ دریغ نہین کرتے ہین
بلکہ ایک وقت کا قوت بھی میسر ہو وے تو تھوڑا تھوڑا بانٹ کھاتے
ہین پھر دوسرے وقت کے قوت کی کچھہ فکر و تدبیر نہین کرتے ہین

قسم ہی خدا تعالی کی کہ اکثر ایک ہفتہ بجز چند فاقون کے اُنمین پورا
نہین گذرتا ہی باوجود ایسی حالت فقر کے تصدیق کی برکت سے
حق تعالی اُن کو طریق استقامت پر اسقدر ثابت رکھا ہی کہ اگر
کوی امیر اُنمین سے کسیکو کہے کہ سو روپئے یومیہ قبول کیجئے تو وہ ہرگز
قبول نہ کریگا بلکہ اُس امیر پر لعنت و نفرین بھیجیگا کہ تو اس گروہ مبارک
کے فقیر کو کم ہمت و حقیر سمجھا — ای برادر اگر تجھہ کو باور نہو تو
مرشدون کو اُس گروہ مبارک کے دریافت کرکے امتحان کر
اور آزمالے تاکہ تجھہ کو باور کُلی حاصل ہووے اور اگر کسیوقت
کسی ناقص فقیر سے کچھہ کام رُخصت کا جیسا کہ بیصبری فقر و فاقے
مین بالتجا و اظہار فقر ہو جاوے تو وُہ فقیر اس کام سے شرمندہ
ہوتا ہی اور ندامت کرتا رہتا ہی اور لعنت کرتا ہی اپنے نفس پر
اور پھر توبہ کرتا ہی اور رجوع ہوتا ہی طرف پروردگار کے
ہان بسبب دوری زمانے کے مہدی علیہ السلام سے اگرچہ
درمیان اُن کے بعضے شخص مانند اس فقیر ناہموار کے
نام فقیری کا اٹھا لیکر تاب فقر و فاقے کی نلاسک کر رغبت

والتجا طرف اغنیا کے رکھتے ہین تو یہہ بعضے قوم مین بالکل
بے اعتبار و بد نام و حقیر و ذلیل ہین اور حد سے فقیری
اور طریقت کے خارج و باہر ہین ولیکن یہہ بعض بھی حدون
سے شرع شریف کے مانند نماز و روزہ وغیرہ کے ہرگز خارج
و باہر نہین ہین - یہہ احوال جو مذکور ہوا اُن کے فقیرون کا ہے
اور جو لوگ کہ ابھی دنیا نہین ترک کئے ہین موافق حکم شرع
شریف کے کسب و روزگار کرتے ہین اور خوف و رجا مین
اور دنیا ترک کرنے کے ارادے مین رہتے ہین اور اگرچہ کہ
درمیان اِن کے بھی اسوقت بعضے کام خلاف شرع شریف
کے شروع ہوئے ہین ولیکن موت و خاتمہ اِن سب کا توبہ
و رجوع پر ہوتا ہے اور سواے دنیا ترک کئے کے نہین مرتے
ہین اور دنیا ترک کرنا اُن کے مذہب مین ایسے توبہ کا نام
ہے کہ جو چیز کہ اللہ تعالی کے سوائے ہے اس چیز کا علاقہ
دل سے توڑ دینا اور جو چیز کہ اللہ تعالی کے یاد کے مانع
ہے اس چیز کو بھی چھوڑ دینا یہان تک بہتون کے

خیال سے اور نعمتون سے جنتون کے سولے دیدار کے
باز آجانا اور توبہ کرنا بلکہ اپنی ہستی و خودی کو بالکل بھولکر
اللہ ہی کے یاد و خیال مین اسی کی ذات کے طلب مین
اسی کے دیکھنکی جستجو مین اور اُسیکے وصل مین مستغرق
رہنا - ظاہر آراستہ رکھنا احکام شریعت سے باطن کو سنوارنا
اخلاق طریقت سے ایسا کام اختیار کرنے کو ترک دنیا کہتے
ہین - غرض ان سب کا خاتمہ ایسے توبہ پر ہوتا ہے اور یہہ سب
روزگار و کسب کرتے ہین لیکن ارادہ ان سب کا ترک دنیا کا
رہتا ہے کسواسطیکہ صاف حضرت مہدی موعود علیہ السلام کا
حکم ہو چکا ہے کہ سولے ترک دنیا کے ایمان نہین ہے - اور
پھر حضرت فرماتے ہین کہ دنیا تم کو ہے ای کافرو و منافقو اور
نعمتین جنتون کے تم کو ہین ای ناقص مومنو اور مولی یعنے محض
ذات خدا یتعالی کی میرے واسطے اور میرے تابعون کے واسطے
ہے - اور اگر یکایک کوی انمین سے بغیر ترک توبہ کی مر جاتا ہے
تو یہہ لوگ اُسکے جنازے سے بدل کراہیت و نفرت رکھتے ہین اور

یہ بات کے رب بیشک وشبہ نیچے اس آیۂ کریمہ کے داخل ہین ترجمہ
اس آیتہ کا یہہ ہی ایسے لوگ جبکہ کرتے ہین گناہ فاحش یا ظلم
کرتے ہین اپنے اللہ کو پھر بخشش چاہتے ہین خاص گناہون کے
لیئے اور کون بخشیگا گناہون کو سواے اللہ کے اور
نہین ثابت رہتے ہین اوپر اس چیز کے جو کرتے ہین اور وہ
جانتے ہین کہ وہ خطا ہی اور حق تعالی انکتئین اُن کے دین
پر فتح ونصرت دیتا رہتا ہی اور صفتون سے ہجرت
واخراج وایذا فی سبیل اللہ وقتل ومقتول کے موصوف
ہوتی چلے آتے ہین موافق فرمان مہدی علیہ السلام کے
جو اپنی گروہ مبارک کے حقمین فرما چکے ہین موافق اس آیۂ
کریمہ کے ترجمہ اس آیۂ کا یہہ ہی ایسے لوگ کہ ہجرت کرتے ہین
اور اخراج پاتے ہین اپنے گھرون سے اور ایذائین پاتے ہین
میری راہ مین اور قتل کرتے ہین اور قتل ہوتے ہین تو
البتہ البتہ مٹا دیتا ہون مین گناہون کو اُن کے نہران ثواب
وبدلا ہی نزدیک سے اللہ تعالی کے اور اللہ نزدیک اسکے

والذین اذا فعلوا فاحشۃ او ظلموا انفسہم ذکروا اللہ فاستغفروا لذنوبہم ومن یغفر الذنوب الا اللہ ولم یصروا علی ما فعلوا وہم یعلمون

سورۂ آل عمران کے آخر میں

فالذین ہاجروا واخرجوا من دیارہم واوذوا فی سبیلی وقاتلوا وقتلوا لاکفرن عنہم سیئاتہم ولادخلنہم جنات تجری من تحتہا الانہار ثوابا من عند اللہ واللہ عندہ حسن الثواب

بہتر ثواب و بدلا ہی الغرض ایعزیز صاحب تمیز جب کہ شان
مہدی علیہ السلام کا اور آپ کی گروہ مبارک کا ایسا ہی
جو تھوڑا سا بیان ہوا پھر دلیلان اور حجتان مہدویت کے
دین کے کتابون مین دیکھے ہم اور ملاحظہ کئے ہم کہ شان مہدی
علیہ السلام کا نزدیک علماے امت کے کسقدر ثابت ہی
پس پائے ہم کہ اول بحثون مین طحطاوی شرح درالمختار کے
مذکور ہی ترجمہ اسکا یہہ ہی لیکن حدیث کہ نہین ہی وحی
بعد میرے پس یہہ حدیث باطل ہی اس حدیث کو کہین اصل
نہین ہی - ہان آئی ہی حدیث کہ نہین ہی نبی بعد میرے لیکن
معنی اس حدیث کا نزدیک عالمون کے یہہ ہی کہ نہین ہوگا
نبی نئی شرع والا ایسی شرع کہ اٹھا دیوے شرع شریف
کو اور تھوڑے فاصلے سے مذکور ہی کہ نہین حکم کریگا مہدی
مگر نزدیک سے اللہ تعالی کے اور یہہ حکم مہدی کا وہی
شرع حق محمدی ہی اور یہی مذہب مہدی کے شان مین تحقیق
ہی انتہی - اور پھر پائے ہم کہ علماؤنین مہدی علیہ السلام کے

بہت سا اختلاف ہی اور کسی علامت پر علما کا اتفاق نہین ہی
مگر انا مہدی کا اولاد سے فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا کے معتبر جماعت
کے پاس اعتقاد ہی جیسا کہ بیہقی رحمۃ اللہ علیہ شعب الایمان مین
فرماتے ہین ترجمہ اسکا یہہ ہی کہ اختلاف کیا آدمیون نے نشانیون
مین مہدی کے پھر توقف کئی جماعت اُن نشانیون مین اور
اعتقاد کی کہ مہدی ایک اولاد سے فاطمہ رضی اللہ تعالی
عنہا کے ہی نکلیگا آخر زمانے مین - پس توقف کرنا جماعت کا
دلالت کرتا ہی کہ باقی سب نشانیان غیر معتبر ہین کیونکہ لفظ
توقف کا اہل حدیث کے محاورے مین واسطے رد کرنے
اور بے اعتبار ٹھیرانے کے ہی اسیطرح ہی شرح نخبۃ الفکر
مین بلکہ نزدیک علماے سابق کے فقط ظاہر ہونا مہدی
علیہ السلام کا دعوی امامت مہدویت کے ساتھ اور
فیض لینا اولیا کا اُن سے اور نفع پانا آدمیون کا آپ سے بس
ہی واسطے ثبوت مہدویت کے بغیر ظہور دوسرے علامتون کے
جیسا کہ شرح مقاصد مین شیعون کے رد مین جو ادعا کہتے ہین

ع اختلف الناس فی امر المهدی فتوقف جماعة واعتقدوا انه امام من اولاد فاطمة یخرج فی آخر الزمان الی آخر ما ذکره البیهقی فی الشعب

حاشیه منسوب به
ه وانما التوقف عن العمل به صار

که مهدی محمد بن حسن عسکری هین مذکور هی که اگر قبول کرین هم مهدی
هونا محمد بن حسن عسکری کا تو سازوار هی که هوتے ظاهر ظاهر کرتے
هوے دعوی امامت کا مثل باقی امامون کے اهل بیت سے
فیض لیتے اولیا نفع پاتے اُنسے آدمیان اور جب که نهین هوے
ظاهر تو معلوم هوا که وُه نهین هین مهدی پهر مهدی هو کر نهین چهپ
گئے اور پهر یهی شرح مذکور مین موجود هی که مذهب علما کا یهه هی
که وُه مهدی امام عادل هی اولاد سے حضرت فاطمه رضی الله
تعالی عنها کے پیدا کریگا الله تعالی جبکه چاهیگا واسطے یاری
دین کے پس مذهب علماے سابق کا مهدی کے حق مین
اسیقدر هی اسیواسطے شاه عبدالعزیز دهلوی بهی تحفه اثنا عشریه
مین امامت کے بحث مین لکهه دئیے هین که اگر مهدی تمامی
نشانیون کے خلاف پر مثل علما اور مشائخ کے نکلیگا اور
شرع شریف پر بلاویگا اور معجزے دیکهاویگا تو اُسکی مهدویت
مین کسی کو کچهه تعرض نهین هی اب اس تقریر مذکور سے معلوم
هوا که سابق کے علماے دین اور امامون کے پاس مشهور

نشانیان ثابت و معتبر نہین ہین ۔ تیسرے مسئلہ مہدی کا
اعتقادی ہی اور اعتقاد کے واسطے سواے یقینی حدیث
کے دوسری قسم کے حدیث ہرگز معتبر نہین ہی جیسا کہ شرح
عقاید نسفی مین مذکور ہی کہ خبر واحد باوجود تمامی شرطان صحت
کے جو مذکور ہین اصول فقہ مین نہین فایدہ دیتی ہی مگر ظن کا اور ظن کا
اعتبار اعتقاد کے مقدمون مین نہین ہی انتہی ۔ پھر اس صورت مین
ظاہر ہونا مشہور نشانیون کا واسطے مہدویت کے ضرور
نہین ہی نہایت مرتبے کا یہہ ہی کہ اگر کوی نشانی وقت مہدی
کے ظاہر ہووے تو معلوم ہوا کہ وہ نشانی حقیقت مین صحیح و درست
تھی اور اگر کچھ نشانی ظاہر نہین ہوی تو صاف معلوم ہوا کہ وہ نشانی
صحیح و درست نہین تھی ۔ ای برادر دریافت کر کہ جو نشانی کہ
وقت ظہور مہدویت ہمارے مہدی علیہ السلام کے ظاہر نہین ہوی
ہی سو وہ نشانی ظنی و اختلافی ہی نہ قطعی و یقینی و نہ اتفاقی پس ظاہر
نہونا ان نشانیون کا ہمارے مہدی موعود علیہ السلام کے دعوے
کو کچھ ضرر و نقصان نہین کرتا ہی ۔ اب تجھ کو وہ نشانیان کیسے

ہ ان خبر الواحد على تقدير اشتماله على جميع الشرائط المذكورة في اصول الفقه لا يفيد الا الظن ولا عبرة بالظن في باب الاعتقادات

اختلافی ہین سو بطور مشت نمونہ خروار کے معلوم کرواتے ہین
ہم علامہ تفتازانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ پہلے شرح عقائد نسفی مین
اسطرح لکھے تھے صحیح تر بات ہی کہ مہدی علیہ السلام نماز مین
اقتدا کرینگے عیسی علیہ السلام کے ساتھ پھر وہی علامہ نے اسبات
کی ضعیفی اور بے اعتباری پر واقف ہوکر شرح مقاصد مین جو دوسر
بار تصنیف کئے اسطرح لکھے ہین جو بات کہ مشہور ہی عیسی علیہ السلام
اقتدا کرینگے مہدی کی یا اسکا الٹا یعنے اقتدا کرینگے مہدی علیہ السلام
عیسی علیہ السلام کی سو یہہ بات بے اعتبار و بے سند ہی پس سزاوار
نہین ہی کہ اسبات پر اعتماد کرے کوئی - پھر کہے نہین ہی کچھہ صحیح حدیث
مہدی و عیسی علیہ السلام کے جمع ہونے پر انتہی - اور امام نووی
رحمۃ اللہ تعالی صحیح مسلم کی شرح مین کتاب الامارۃ مین لکھے ہین
کہ دو خلیفون کا ایک زمانہ مین ہونا جایز نہین ہی - اور سنن
ابو داود وغیرہ مین حدیث موجود ہی کہ یملاء الارض عدلا
و قسطا کما ملئت جورا و ظلما یعنے پر کریگا مہدی زمین کو عدل و
انصاف سے جیسا پر ہوگئی ہی ظلم و جور سے - اسی حدیث کو دلیل

کرکے منکران کہتے ہین کہ مہدی تمام زمین کو مشرق سے مغرب تک
بھر دیگا عدل و انصاف سے اور تمام آدمیان مہدی کی تصدیق کرینگے
اب انصاف کیجئے کہ اس حدیث مین تمام زمین کرکے کہان ہے
بلکہ زمین کو پر کریگا کرکے ہی مراد اس سے یہہ ہی کہ اہل زمین کو
پر کریگا اگر بعضون کو بھی پر کیا تو یہہ بات بولے جاتی ہی کہ اہل
زمین کو پر کیا۔ اگر اہل زمین سے تمام اہل زمین لیوین تو صاف
قرآن شریف کا خلاف ہوتا ہی کہ حق تعالی فرماتا ہی ترجمہ اسکا
یہہ ہی ڈال دیا ہی ہم نے عداوت و بغض آدمیون مین قیامت
تک اور پھر حق تعالی فرماتا ہی ترجمہ اسکا یہہ ہی کہ اگر چاہتے ہم تو
کرتے سب آدمیون کو ایک امت ہمیشہ رہینگی اختلاف کرنیہاری
و اگر اکثر اہل زمین مراد لیوین تو بھی خلاف قرآن شریف کا ہوتا ہی
کہ حق تعالی فرماتا ہی کہ البتہ تحقیق و ثابت ہوگیا ہی قول اکثر پر کہ ایمان
نہ لاوینگے۔ اور پھر فرماتا ہی کہ ولیکن اکثر آدمی ایمان نہین لاوینگے
اب صاف معنی حدیث کا یہہ ہوا کہ پر کریگا مہدی بعض اہل زمین کو
جو تصدیق کرینگے عدل و انصاف سے ایسا ہی ظہور ہوا ہمارے مہدی کا

٥ والقینا بینهم العداوة والبغضاء الی یوم القیمة
٤ ولو شاء ربک لجعل الناس امة واحدة ولا یزالون مختلفین
٣ لقد حق القول علی اکثرهم فهم لا یؤمنون
ولکن اکثر الناس لا یؤمنون

علیہ السلام کے وقت مین — اور ترمذی مین حدیث موجود ہے
کہ یملک رجل من اہلبیتی یواطی اسمہ اسمی یعنے مالک ہوگا
عرب کا ایک مرد اہلبیت سے میرے موافق ہوگا نام اسکا
میرے نام کے اس حدیث کو دلیل کرکے منکران کہتے ہین کہ
مہدی عرب کے ملک کی بادشاہت کریگا اب ذرہ غور کیجیئے
کہ اس حدیث مین نام مہدیکا کہان ہے لیکن قیاس سے سو قیاسی
بات یقینی نہین ہوتی ہے اور اس حدیث کے خلاف پر اس حدیث
سے بھی صحیح تر حدیث صحیح بخاری مین موجود ہے کہ اللہم اجعل
رزق آل محمد قوتا فی روایۃ کفافا — ای بار یتعالی کر تو رزق محمد
کے آل کا بسر آئے موافق کہ نہین ہلاک ہوے سر کا نہ زیادہ — دور
ومن حضرت کی دعا قبول ہونے مین ہرگز شک نہین کریگا — اور
بھی سر الشہادتین مین شاہ عبدالعزیز دہلوی روایت کئے ہین کہ
حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما امام حسین رضی اللہ تعالے
عنہ کو فرمائے کہ واللہ لا یلیہا احد منکم ابدا یعنے قسم خدا یتعالی کی
کہ نہین والی ہوگا دنیا کا کوئی ایک تم اہلبیت — سے اور نادر یہہ ہے

کہ یہہ حدیث ترمذی کی حدیث واحد ہی اور حدیث واحد
اعتقادی مقدمے مین معتبر نہین ہی جیسا کہ گذرا ۔ اسیطرح
باقی سب نشانیان جو مشہور ہین جرح وقدح واختلاف سے
خالی نہین ہین ۔ پس العزیز صاحب تمیز اس تقریر وتحریر سے
معلوم ہوا کہ نہونا ان نشانیون کا مہدویت کے ثبوت کو
کچھہ ضرر ونقصان نہین کرتا مضائقہ نہین رکھتا ہی اب دعوی
حضرت سید محمد جونپوری علیہ السلام کا کسطرح رد کیا جاسکتا
اور کیون انکار ہوسکیگا کہ جسکے انکار مین سراسر خوف کا فر
ہوجانیکا ہی ۔ ای برادر اگر تجھہ کو کچھہ دلیل قطعی یقینی اس
دعوے کے رد وانکار پر معلوم ہی تو بیان کیجے اور ہم کو
آگاہ کیجئے ۔ رحم کرے اللہ تعالی انصاف کرنیوالون
پر اور ہدایت پانے والون پر اور ہدایت کرنے والون پر

	آمین یارب العالمین	

هذا رسالهٔ دلیل المتین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قَالَ اللّٰہُ تَعَالیٰ وَقَالُوا لَوْ کُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ
مَا کُنَّا فِیْ اَصْحَابِ السَّعِیْرِ در تفسیر حسینی اگر
می بودیم ما که بشنویم سخن پیغمبران را بی بحث تفتیش
معانی چه از معجزات ایشان علامات صدق بر صفحات
احوال ایشان ظاہر بود و یا تعقل میکردیم در معانی کلام
ایشان و تفکر می نمودیم نمی بودیم امروز در اعداد اہل دوزخ
و در بیضاوی قالوا لو کنا نسمع کلام الرسل فنقبلہ جملۃ من غیر
بحث و تفتیش اعتمادا علی مالاح من صدقہم بالمعجزات او

او نعقل فنتفکر فی حکمه و معانیه تفکر المستبصرین ماکنا فی اصحاب
السعیر و در مدارک فیه دلیل علی ان مدار التکالیف علی ادلة
السمع والعقل وانهما حجتان ملزمتان باید دانست که این آیه
کریمه حجت است ما را بر منکران مهدویت حضرت سید محمد مهدی
موعود علیه السلام زیرا که آنها در بحث زاید و تفتیش بیجا
افتاده اند و اکتفا نکرده اند بر معجزات و کرامات او علیه السلام
و تعقل و دریافت نکرده اند در معانی کلام او علیه السلام و تفکر
نه نموده اند در انوار حکمت که اقوال و افعال او علیه السلام معانیه
نه نموده اند که بر اینها مدار تکالیف است چنانچه نقل است صحیح و
مستفیض که در مائة عاشر در خراسان در مقام فرح آنحضرت
علیه السلام نزول فرموده دعوی مهدویت خود آشکار و اظهار
کرده اند چنانچه علما پیشین خروج مهدی را در مائة عاشر فتوی
داده اند چنانچه شیخ عبدالحق دهلوی از بعضی در شرح مشکات
شریف در آخر باب قرب الساعه خبر میدهد و جناب سید المرسلین
علیه الصلوة والسلام مجیء مهدی را از پیش خراسان فرموده اند

دہ ند چنانچہ در مشکات شریف در باب اشراط الساعۃ
و بان رضی اللہ تعالی عنہ مرویست المقصود میر ذوالنون وزیر
سلطان میرزا حسین ہروی امتحاناً باظہار ارادۂ قتل و تاراج
الات ضرب و قتل در دائرہ معلا نصب کنانیدہ با دبدبہ بسیار
و کیلہ بیشمار مع لشکر جرار و کرار اسپہا تاختہ باختہ قریب دائرہ
معلا در آمد و بعضی از فقرا در حضور لامع النور عرض کردند کہ وزیر
پادشاہ بارادۂ قتل قریب آمدہ است چہ تدبیر باید کرد و انحضرت
علیہ السلام بر و تنگ آمدہ فرمودند پادشاہ یکی است کہ وزیر
ندارد و درین اثنا میر ہم در حضور در رسید و دید کہ مجلس لطف
او التفات نمیکنند متحیر شد و ہیبت در دل او پدید آمد و انحضرت
علیہ السلام برسم قدیم دعوت شروع کردند و آیۃ اللہ ولی الذین
آمنوا یخرجہم من الظلمات الی النور والذین کفروا اولیاءہم الطاغوت
یخرجونہم من النور الی الظلمات اولئک اصحاب النار ہم فیہا خالدون
بیان فرمودند میر ذوالنون با ادب دعوت شنیدن گرفت انحضرت
علیہ السلام فرمودند کہ نزدیک بیا نزدیک آمد ہیبت و دہشت

آنحضرت براو غالب آمد باز فرمودند که نزدیک تر بیا
نزدیک تر آمد و خاطر خود فراهم نموده عرض کرد شنیده شد
که شما مهدی میگویانید اگر لغوی باشد معقول است و اگر اصطلاحی
باشد حجت و برهان باید فرمودند حجت و برهان نمودن کار خدا تعالی
ست و کار ما تبلیغ است همین قدر فرموده باز در بیان که بودند
متوجه شدند بعد از لمحه میر همین تقریر بعرض رسانید امام علیه السلام
همین جواب دادند و باز عرض کرد که در حدیث دیدم تیغ بر مهدی
کار نکند آن امام علیه السلام بفرمود که بیاز مائید پس در حال
میر ندکور تیغ بیدریغ برکشید و دست بر داشت پس همون طور
دستش بر داشته بماند هر چند که خواست که بزور فرود آرد
و تیغ خود را بر جسم مبارک سایه فکن ببازد اما اصلاً نتوانست
آخرش رویش زرد و سبز گشته بیهوش شد و بیافتاد امام علیه
السلام از دست مبارک او را هشیار کردند چون بهوش آمد
بار شمشیر بر داشت دیگر بار بهیجان افتاد همین نوع این کار
سه بار تکرار کرد و آخر الامر شمشیر انداخته پا[illegible]ست

حضرت امام علیه السلام فرمودند که ای میر ذوالنون کار آتش
سوختن است و کار آب غرق کردن و کار شمشیر بریدن غرض
از حدیث امنیت که کسی بر مهدی قادر نشود و درین اثنا نوالا
نور کوزه گر که یکے از علما، کلان بود بے اختیار گفت که اگر مهدی
موعود آمدنی است همین ذات مهدی موعود هست واگر نه نخواهد آمد
بعد ازان میر ذوالنون چنین معجزه را آیة و علامة صدق بر صفحه احوال
آن امام علیه السلام ظاهر دیده از بسیاری ولوله عشق و شوق
در معرض عرض برسانید که ما ناصر مهدی ام و نوکر مهدی استم پیش
مهدی هر جا که تیغ زنی باشد تیغ بزنم و مخالف مهدی را بکشم
آنحضرت امام علیه السلام فرمودند که مهدی و مهدیان را
جائی نیست و مسکن نیست پس میر ذوالنون بدل مطیع و منقاد
شده تصدیق کرده مرید و ملقن شد و مهمانداری بسیاری
تعظیم هر روز فرستاد آنحضرت علیه السلام بعد از سه روز
قبول نکردند و قتیکه او کوشش بغایت نمود فرمودند
که سنت مصطفی علیه السلام همین مهمانداری سه روز است

[illegible]

الغرض چنان بسیار کسان انوار حکمت در اقوال
افعال آن امام علیه السلام ملاحظه نموده و بسا کس
معجزات و کرامات را دیده و در دیگر بحث و تفتیش نیفتاده
بدل مطیع و منقاد شدند و تصدیق مهدویت
انذات شریف کردند چنانکه تفصیل این همه در
کتب منقولات مذکور است و اکثر کسان ازین امور
که مدار تکالیف بر آنهاست و همین امور حجت ملزمه است
اعراض کرده در تفتیش و بحث افتاده از تصدیق آنذات
شریف باز ماندند و منکر شدند چنانچه بحث میکنند و میگویند
که مهدی و عیسی علیهما السلام مجتمع شوند و در زمانه او علیه
السلام همه عالم از شرق تا غرب پر از عدل و انصاف گردد
و خزائن و دفاین از زمین بر آید و اموال دنیوی مهدی
علیه السلام همه عالم را بے حساب بخشش کند وکذا
غیر ذالک که این همه امور ظنی اند مستفاد
از اخبار احاد ضعاف و خبر واحد اگرچه محفوظ بشرائط

صحت بود ولیکن در اعتقادیات اصلا حجت نشود کذا فی
شرح العقاید پس معارض بحجت ملزمه که بالا از مدارک
مذکور شده است چگونه بود

رحمه الله من
تفکر و تدبر

تم النصف

صحت بود ولیکن در اعتقادیات اصلا حجت نشود کذا فی
شرح العقاید پس معارض بحجت ملزمه که بالا از مدار

مذکور شده است چگونه بود
رحم الله من
تفکر و تدبر
تم النصف